© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

روزہ: اِن ہیلر کے استعمال میں اختلاف

سوال: روزے میں اِن ہیلر (inhaler) کے استعمال کے بارے میں دو طرح کی آرا سامنے آتی ہیں۔ کچھ علما بالخصوص برعظیم پاک و ہند کے علما کی راے یہ ہے کہ دورانِ روزہ اِن ہیلر کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' جب کہ سعودی عرب کے علما کی راے میں اس کا استعمال جائز ہے اور روزہ نہیں ٹوٹتا (ترجمان القرآن' جنوری ۲۰۰۱ء)۔ ڈاکٹر صاحبان کی راے بھی یہی ہے کہ اس کے استعمال سے صرف پھیپھڑوں میں کشادگی پیدا ہوتی ہے اور سانس لینے میں آسانی ہوتی ہے جس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس اختلاف راے سے میں ذہنی الجھن کا شکار ہو گیا ہوں۔ کیا کسی ایک متفقہ موقف پر ہم نہیں پہنچ سکتے' رہنمائی فرمایئے۔

جواب: آپ نے سعودی عرب کے علما کی راے اور فتویٰ کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے کہ وہ روزہ کے دوران اِن ہیلر (inhaler) کے استعمال کو جائز قرار دیتے ہیں' جب کہ پاکستان کے بعض علما اسے ناجائز قرار دیتے ہیں اور اس بنا پر آپ ذہنی پریشانی کا شکار ہیں۔ صورت واقعہ یوں ہے کہ اِن ہیلر جیسے بہت سے معاملات میں نہ صرف علما بلکہ خود صحابہ کرامؓ کے درمیان اختلاف پایا جاتا تھا لیکن ان میں سے کسی نے یہ اصرار نہیں کیا کہ صرف اور صرف ان کی راے درست ہے اور باقی سب کی راے غلط ہے۔

دین اسلام کی یہ خوبی ہے کہ وہ فقہی معاملات میں اپنے اندر ایک سے زائد تعبیرات کی گنجایش رکھتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کا پورا احترام کرتے ہوئے امام مالکؒ نے ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی بعض آرا سے اختلاف کیا‘ اور ان دونوں کا احترام کرتے ہوئے امام شافعیؒ نے دونوں کی رائے سے الگ رائے قائم کی‘ جب کہ ان سب کی بنیاد قرآن و سنت کے واضح احکامات ہی تھے۔

اجتہادی اور قیاسی مسائل میں ایسا ہونا بالکل فطری ہے۔ جہاں تک اِن ہیلر کا تعلق ہے آپ نے خود یہ بات تحریر فرمائی ہے کہ اس میں نہ کوئی غذا جسم میں داخل ہو رہی ہے‘ نہ کوئی چیز نگلی یا پی جارہی ہے‘ جب کہ اس غبار سے جو مثل بھاپ ایک غبار ہے ایک مریض کے پھیپھڑے اسے سانس لینے میں سہولت فراہم کر دیتے ہیں تو اس میں کون سا پہلو حرام کا نکلتا ہے۔ اگر یہ بات مان بھی لی جائے اِن ہیلر کے غبار میں کسی بے مزہ کیمیکل کی منتقلی ہوتی ہے‘ تو کیا روزے کے دوران وضو کرتے وقت جب کلی کی جاتی ہے تو زبان کے مسام اس سے تر نہیں ہوتے۔ چونکہ اس کا مقصد اور نیت زبان کو تر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے چوری کرنا نہیں ہے اس لیے ان چند قطروں کے زبان پر لگنے سے روزہ متاثر نہیں ہوتا۔

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اگر آپ سعودی عرب کے علم و تقویٰ پر اعتبار کر کے ایک عمل اختیار کر رہے ہیں تو آپ صرف جس بات پر یقین رکھتے ہیں اور تحقیق کرنے کے بعد مطمئن ہیں اسی کے لیے جواب دہ ہیں۔

قرآن نے صاف حکم دیا ہے کہ مشورہ کرو اور جس پر مطمئن ہو جاؤ تو عزم کرنے کے بعد گومگو میں مبتلا نہ ہو۔ اگر آپ سعودی علما کی رائے سے مطمئن نہیں ہیں تو جس کی بات پر یقین ہو‘ اور آپ نے تحقیق کر کے اس بات کو اختیار کیا ہو اسی پر قائم ہو جایئے۔ بال کی کھال اُتارنے میں نہ پڑیں‘ حدیث میں اس سے منع کیا گیا ہے۔

یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ کس کی رائے زیادہ بہتر ہے‘ کوشش کریں کہ قرآن و حدیث کا براہ راست مطالعہ کریں اور فقہا جن بنیادوں پر غور کرنے کے بعد ایک رائے قائم کرتے ہیں ان کے بارے میں ابتدائی معلومات ضرور حاصل کر لیں تا کہ اختلاف رائے کو برداشت کرنے کی تربیت ہو سکے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

© rasailojaraid.com